9262-شادی کے متعلق حدیث میں استطاعت سے کیا مراد ہے

سوال

نوجوانوں کوشادی پر ابھارنے والی حدیث میں لفظ استطاعت وارد ہوا ہے تو اس کلمہ سے کیا چيز چيز مقصود ہے ؟

پسندیدہ جواب

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اے نوجوانوں کی جماعت ! تم میں جو بھی استطاعت رکھتا ہے ہو وہ شادی کرے ، اور جو طاقت نہیں رکھتا اس چاہیے کہ وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے ڈھال ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (5065) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400) ۔

وجاء کا معنی فحاشی سے بچاؤ ہے ۔

علماء کرام رحمہ اللہ تعالی کے "الباءۃ" معنی میں دو قول ہیں :

کچھ علماء کا کہنا ہے کہ اس سے نکاح کرنے کی قدرت اور خرچہ مراد ہے ، اور دوسرا قول یہ ہے کہ : اس سے جسمانی طاقت مراد ہے کہ اس میں جماع کرنے کی طاقت ہونی چاہیے ۔

توان دونوں معانی میں سے کوئی ایک دوسرے کے منافی نہیں ، تو اس حدیث کا معنی یہ ہوگا کہ جو نوجوان بھی جماع کی قدرت اور نکاح کا خرچہ رکھتا ہے وہ شادی کرے ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

علماء کرام باءۃ کے معنی میں دو قول ذکر کرتے ہیں ، جو کہ ایک ہی معنی پر لوٹتے ہیں ان میں صحیح یہ ہے کہ : اس سے لغوی معنی یعنی جماع مراد ہے ، تو اس طرح حدیث کا معنی یہ ہے ہوگا : تم میں سے جو بھی نکاح کے لوازمات کی قدرت سے جماع کی استطاعت رکھتا ہے وہ شادی کرے ، اور جو مالی طاقت سے عاجز ہو وہ روزے رکھے تاکہ اپنی شہوت کنٹرول اور منی کے شر کو ختم کرسکے جس طرح کہ ڈھال بچاؤ کرتی ہے ۔ اھ شرح مسلم (173/9) ۔

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

باءۃ کی تفسیر وطئ بھی کی گئ ہے اور مؤنہ نکاح بھی ، تو پہلی تفسیر منافی نہیں اس لیے کہ اس کا معنی باءۃ کے لوازمات ہیں ۔ دیکھیں : روضۃ المحبین ص (219) ۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

استطاعت نکاح ہی قدرت مؤنہ ہے نہ کہ قدرت وطئ کیونکہ حدیث میں خطاب ہی اسے ہے جو وطئ کے فعل پر قادر ہو ، اور اس لیے ہی جو یہ استطاعت نہیں رکھتا اسے روزے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ یہ اس کے لیے بچاؤ ہے ۔ اھ الفتاوی الکبری (134/3) ۔

واللہ تعالی اعلم .